جلد ۴۹/۱۴ ، ۴ نبوت ۱۳۳۹ ہش ۔ ۴ نومبر ۱۹۶۰ء ، نمبر ۲۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳ نومبر بوقت نو بجے صبح

حضور کی طبیعت کل بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر رہی ۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے ۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ::

چٹاگانگ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک سو سے بھی زیادہ ہے

۷۵ فیصد کچے مکان منہدم ۔ طوفان زدوں کی امداد کے لئے فوج طلب کر لی گئی ۔

ڈھاکہ ۳ نومبر ۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق پیر کی رات کے طوفان اور سمندری ریلے سے چٹاگانگ کے ساحلی علاقے میں ایک سو سے زیادہ اشخاص ہلاک ہوئے ۔ ایجنسی کے نامہ نگار نے طوفان کی رات چٹاگانگ شہر پاٹنگا ہلی شاہر اور کالو شاہ کے علاقے میں گھوم پھر کر ہلاک شدگان کی تعداد معلوم کی ہے ۔ نامہ نگار نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بندرگاہ اور اردگرد کے بعض دوسرے علاقوں کے اعداد و شمار ملنے پر اس تعداد میں اور اضافہ ہو جائے گا ۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ پیر کو چٹاگانگ میں طوفان آنے پر ایک ہی رات میں کچے مکانات کا پچھتر فیصد حصہ منہدم ہو گیا اور شہر مواصلات کے دفعتہً منقطع ہونے کی وجہ سے ساری دنیا سے کٹ گیا ۔ موٹروں ٹرینوں اور طیاروں کا آنا جانا بند ہو گیا ٹیلی فون ۔ ٹیلی گراف اور وائرلیس کے ذریعہ بھی پیغام رسانی ناممکن ہو گئی ۔ سارا شہر تاریکی کے سمندر میں غرق ہو گیا بجلی کے تار کٹ گئے اور کھمبے اکھڑ گئے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ بندرگاہ چٹاگانگ بالکل ناکارہ ہو چکی ہے ۔ اور اعلان کر دیا گیا ہے کہ وہ فی الحال کام کے قابل نہیں ۔ ایجنسی مذکور نے چٹاگانگ سے اطلاع دی ہے کہ دوسرے طوفان اور سمندری ریلے کی وجہ سے انسانی جانوں کے اتلاف کے علاوہ مویشیوں کی بہت بڑی تعداد ہلاک ہو گئی ہے ۔

لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان گورنر مشرقی پاکستان ڈھاکہ سے ٹرین کے ذریعہ کل صبح کومیلا پہونچے ۔ جہاں انہوں نے ایک فوجی بٹالین کو حکم دیا کہ وہ مصیبت زدوں کی امداد کے لئے فی الفور چٹاگانگ پہنچ جائے ۔ چنانچہ یہ بٹالین کل رات چٹاگانگ پہنچ گئی ۔ کومیلا سے ایک فوجی ہسپتال بھی طوفان زدہ لوگوں کی امداد کے لئے بھیجا گیا ہے ۔

جنرل اعظم خان نے چٹاگانگ پہونچنے کے بعد حکم دیا کہ کاکس بازار کے ساحل سے تھوڑے فاصلے پر واقع ایک درجن کے قریب چھوٹے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایک امریکی آبدوز امدادی سامان لیکر عنقریب چٹاگانگ روانہ ہو جائیگی

امسال پاکستان کو امریکہ سے ۳۰ کروڑ روپے کی اقتصادی امداد ملیگی

کراچی ۳ نومبر ۔ مسٹر ولیم رونٹری سفیر امریکہ متعین پاکستان نے ایک تقریر میں کہا ۔ امریکہ کی ایک آبدوز جو بحیرہ عرب کی بحری مشق میں حصہ لے رہی ہے کپڑوں اور جوتوں کی ایک کھیپ لے کر چٹاگانگ روانہ ہو جائے گی ۔ تاکہ طوفان زدہ لوگوں کی امداد کی جاسکے ۔ آپ نے کہا امریکہ کے طیارہ بردار جہاز "ایسیکس" (یہ جہاز بھی بحری مشق میں حصہ لے چکا ہے) کے جنیڈ کے مظاہرے سے اس وقت تک پانچ ہزار روپیہ آمدنی ہوئی ہے ۔ یہ رقم طوفان زدہ لوگوں کی امداد کے لئے وقف کر دی گئی ہے ۔ اس کے مزید مظاہرے سے جو آمدنی ہوگی ۔ اسے بھی طوفان زدہ لوگوں کی امداد پر خرچ کیا جائے گا ۔ آپ نے کہا حکومت امریکہ اس سے پیشتر مصیبت زدہ لوگوں کی فوری امداد کے لئے ۷۴ ہزار روپیہ دے چکی ہے ۔ امریکی ریڈ کراس کی طرف سے بھی دس ہزار ڈالر کا چیک دیا جا چکا ہے ۔ اور کراچی کی امریکی خواتین کی ایسوسی ایشن نے تین ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے ۔ م

آپ نے کہا حکومت امریکہ نے پچھلے سال پاکستان کو ۲۵ کروڑ روپے کی اقتصادی امداد دی ۔ توقع ہے کہ اس سال امریکی امداد ۳۰ کروڑ روپے تک پہونچ جائے گی ۔

شاہ سعود کی طرف سے ۲ لاکھ ریال کی امداد

ریاض ۳ نومبر ۔ شاہ سعود نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ لوگوں کی امداد کے لئے ۲ لاکھ ریال عطا کئے ہیں جو تقریباً ۲۲ ہزار پونڈ سٹرلنگ (تقریباً ۲ لاکھ ۶۰ ہزار پاکستانی روپیہ) کے برابر ہیں ۔ شاہ نے طوفان زدہ لوگوں سے دلی ہمدردی کا بھی اظہار کیا ہے ::

ایک ہزار سکھ ننکانہ پہنچ گئے

لاہور ۳ نومبر ایک ہزار سکھ گورونانک کا جنم دن منانے کے لئے ننکانہ صاحب پہنچ گئے ہیں ۔ آج ننکانہ صاحب میں گورونانک کے جنم دن کے سلسلہ میں جو تقریب منائی جا رہی ہے ۔ اسے نشر کیا جائیگا جالندھر ریڈیو نے اسے ریلے کرنے کا انتظام کر لیا ہے

ایک علمی مباحثہ

ربوہ ـــــ آج مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۰ء بروز جمعرات ٹھیک ساڑھے چھ بجے شام طلبۂ جامعہ احمدیہ کے مابین ایک علمی مباحثہ بعنوان "سزا تادیب کا مؤثر ذریعہ نہیں ہے" ہو رہا ہے ۔

امید ہے بعض ماہرین نفسیات بھی اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے احباب شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں

محمد شفیق قیصر الامین للجمعیۃ العلمیۃ

جامعہ احمدیہ ربوہ

مجالس انصار اللہ میں سے علم انعامی کی مستحق مجلس

امسال حسن کارکردگی کے لحاظ سے جملہ مجالس انصار اللہ میں سے مجلس انصار اللہ کراچی نے اول ، مجلس انصار اللہ سکھر نے دوم اور مجلس دار الرحمت غربی مارکیٹ ایریا نے سوم پوزیشن حاصل کی ہے ۔ اس لحاظ سے گزشتہ دو سالوں کی طرح امسال بھی علم انعامی کی مستحق مجلس کراچی قرار پائی ۔ چنانچہ مورخہ ۳۰ اکتوبر انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مجلس کراچی کو علم انعامی عطا فرمایا جو مجلس کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے حاصل کیا ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نمایاں امتیاز حاصل کرنے والی ان ہر سہ مجالس کو اور ان میں سے علی الخصوص کراچی کی مجلس کو یہ اعزاز مبارک کرے اور اسے دوسری مجالس کے لئے اس لحاظ سے ترغیب کا باعث بنائے کہ وہ بھی سبقت کے میدان میں آگے آئیں اور اپنے حسن کارکردگی کے بل پر اپنے آپ کو ان ہر سہ مجالس کی طرح خصوصی امتیاز کا اہل ثابت کریں ۔ آمین ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ، ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۴ نومبر ۶۰ء

معیار نبوت

(۲)

کل ہم نے مودودی صاحب کے درس سے حوالے پیش کئے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب یہ بات کہہ کر کہ

"یہاں ایک معیار بیان کیا گیا ہے کہ کسی نبی کو کن اصولوں پر جانچا جائے"

ایک بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں اور آپ اس مشکل سے نکلنے کے لئے طرح طرح کی باتیں بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ آگے یہ فرماتے ہیں:-

"الغرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ معیار صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پرکھنے کا ہوگا۔ اگر کوئی غیر مسلم یا شکی مسلمان نبوتِ محمدی کی دلیل طلب کرے گا تو ہم اسکے سامنے یہ معیار رکھ دیں گے۔"

۱۔ رسول کی صداقت کا معیار یہ ہے کہ یہ لوگ تم سے کوئی اجر نہیں چاہتے ان کا کوئی ذاتی مفاد اس دعوت سے وابستہ نہیں۔

خدا کی طرف سے جب کوئی نبی آتا تھا تو وہ آنے سے پہلے اپنی قوم میں معزز ہوتا تھا۔ وہ اعلیٰ خاندان سے ہوتا تھا۔ بہترین اخلاق کا ہوتا تھا اس کی سیرت اعلیٰ ہوتی تھی۔ چنانچہ حضرت صالحؑ کے متعلق اُن کی قوم نے اسی بات کا اعتراف کیا تھا۔

مگر نبی ہونے کے بعد جب وہ اپنی تعلیم کی تبلیغ کرتے تھے تو ان کی زندگی تنگ کر دی جاتی تھی۔ سوال یہ ہے کہ ان کا ذاتی مفاد کیا تھا۔ کیا وہ نذرانے وصول کرتے تھے۔ کوئی جائیداد بناتے تھے۔ کوئی اعزاز حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ان کو تو قوم میں نکو بنا کر رکھ دیا جاتا تھا۔ اگر وہ کامیاب بھی ہو گئے تو پھر بھی ان کی زندگی میں کوئی تغیر پیدا نہ ہوا۔ وہ کوئی جائیداد بنا کر نہ چھوڑ گئے کہ کہا جا سکے کہ یہ ان کا ذاتی مفاد تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد اپنی وراثت کو ختم کر دیا اور زکوٰۃ تک اپنے خاندان کے لئے منع کر دی۔

۲۔ وہ کیرکٹر کے اعتبار سے نہایت اعلیٰ ہوتے ہیں۔ جھوٹ، خیانت، بے ایمانی، حق تلفی سے مبرّا اور نہایت صحیح الدماغ۔ جنون کی کوئی علامت اُن میں نہیں ہوتی۔ مزاج کے نہایت متوازن ہوتے ہیں اور جو بات وہ کہتے ہیں وہ نہایت صاف، سیدھی اور بغیر کسی جھول کے ہوتی ہے۔"

(ایشیا لاہور ۳۱ اکتوبر ۶۰ء)

سوال یہ ہے کہ باتیں اگر آنحضرت صلعم کے پہلے معیار نبوت تھیں تو آپ کے بعد اب یہ باتیں اگر کسی مدعی نبوت میں موجود ہوں تو کیوں معیار نبوت نہیں؟ اس سوال کا یہ جواب دینا جیسا کہ مودودی صاحب نے دیا ہے کہ ایسی دیگر باتیں موجود ہیں جن کی ایک یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا کسی طرح عقلمندی کا جواب نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ جب آپ کے نزدیک بھی ان خاص باتوں کی اور بھی تاویلیں ممکن ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان تاویلوں کو ترجیح نہ دی جائے۔ جن سے قرآن کریم کا مقرر کردہ یہ معیار نبوت بھی معطل نہ ہو جو مودودی صاحب نے سورہ یاسین کی متعلقہ آیات سے نکالا ہے۔ کیا اس سے قرآن کریم پر حرف نہیں آتا کہ اس نے پہلے تو بعض باتوں کو معیار نبوت ٹھہرایا لیکن چونکہ مودودی صاحب کے خیال میں ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمان ختم نبوت کے خاص معنی لیتے ہیں اس لئے اب قرآن کریم کا مقرر کردہ معیار نبوت نعوذ باللہ باطل ہو گیا ہے اس طرح کیا یہ الزام نہیں آئیگا کہ

خود بدلتے ہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

کیا اس بات میں کوئی تضاد نظر نہیں آتا کہ ایک جگہ تو اللہ تعالےٰ ایک معیار نبوت بیان کرتا اور پھر کہتا ہے کہ آئندہ یہ معیار نبوت نہیں ہوگا کیونکہ ہم نے آخری نبی بھیج دیا ہے اگر بعد میں کسی مدعی نبوت میں یہ باتیں پائی جائیں تو اس کو ہرگز معیار نبوت نہ سمجھنا۔ کیا مودودی صاحب قرآن کریم میں سے کوئی ایسا حوالہ دکھا سکتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے اس معیار کو معطل کرنے کا اعلان کیا ہو۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے محض ایسی بات کو جس کی مودودی صاحب کے اپنے اعتراف کے مطابق اور بھی تاویلیں ہو سکتی ہیں بطور عذر کے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ ۹۹۹ فی ہزار کا عقیدہ اور تاویل غلط ہو اور ایک فی ہزار کا عقیدہ صحیح ہو۔

چونکہ قرآن کریم کا مقرر کردہ معیار نبوت اور مودودی صاحب کا عقیدہ ختم نبوت باہم ٹکرا گئے ہیں اسلئے آپ سخت الجھن میں پڑ گئے ہیں اور سوا اسکے کہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ اصولوں کے آئندہ معطل ہونے کا اعلان کریں۔ آپ کے ذہن میں اس کا کوئی اور حل نہیں آ سکا کہ نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے بعد معیار نبوت کے اصول معطل کر دئے ہیں اور خواہ کسی میں یہ باتیں سو فی صدی بھی اب موجود ہوں وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ اس تضاد کو مٹانے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ یا تو ان باتوں کو معیار نبوت نہ مانا جائے اور یا ختم نبوت کے وہ معنی نہ کئے جائیں جو بقول مودودی صاحب ہزار میں سے ۹۹۹ کرتے ہیں۔ مودودی صاحب نے ہزار میں سے ۹۹۹ کے ووٹوں کے آگے سر نیاز خم کر دیا ہے اور قرآن کریم کے مقرر کردہ معیار کو معطل مان لیا ہے۔ حالانکہ اس کے منتقضاء آپ یہ بھی کر سکتے تھے کہ قرآنی معیار نبوت پر بھی حرف نہ آتا اور "ختم نبوت" کے عقیدہ کو بھی نقصان نہ پہنچتا اگر وہ ان کی ایک خاص تاویل پر مصر نہ رہیں اور ختم نبوت کی وہ تاویل مان لیں جو شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ مولانا روم علیہ الرحمۃ اور مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی دیوبند نے کی ہے —— یعنی یہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو اور جو آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

اس طرح دیکھئے مطلع کتنا صاف ہو جاتا ہے۔ الجھنیں کس طرح خود بخود حل ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم کا مقرر کردہ معیار نبوت کس طرح قیامت تک کے لئے غیر مبدل بن جاتا ہے اور کس طرح اللہ تعالےٰ کا اصول لیس لسنت اللہ تبدیلا ہمیشہ تک کے لئے آفتاب عالمتاب کی درخشانی کے ساتھ چمکنے لگتا ہے۔

اگر سورۃ "یٰسین" کی متعلقہ آیات میں یا ان کے سیاق و سباق میں کوئی ذرا سا بھی اشارہ ہو کہ آئندہ نبوت کا یہ معیار نہیں رہے گا تو مودودی صاحب اس کو ضرور پیش کرتے۔ لیکن ہمارا تو یہ دعوےٰ ہے کہ مودودی صاحب سارے قرآن کریم میں سے ایک اشارہ نہیں دکھا سکتے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ معیار آنحضرت صلعم کے ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے۔ آ جا کر آپ کے پاس ایک خاتم النبیین والی آیہ ہے اور لا نبی بعدی کی حدیث ہے جس کے متعلق خود آپ نے اعتراف کیا ہے کہ اس کی اور بھی تاویل ہو سکتی ہے اور آپ نے اپنے عقیدہ کی صداقت کی بنیاد صرف "بدلت عاشقاں برشاخ آہو" کے مصداق محض ایک امکانی صورت پر رکھی ہے کہ "خواہ ان باتوں کی اور بھی تاویل ہو ایک تاویل وہ بھی ہے جس کو ہزار میں سے ۹۹۹ صحیح سمجھتے ہیں۔"

اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے معیار نبوت کے اصولوں کو نہیں بدلا اور "اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" کے مطابق "خاتم النبیین" کے ذریعہ نبوت کو آنحضرت صلعم کی امت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ یعنی بفحوائے "سراجاً منیرا" آنحضرت صلعم روحانی نظام شمسی کا مرکز ہیں۔ جس سے مختلف سیارے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کسب نور کرتے ہیں۔ اب دنیا میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا جو آپ کی آوردہ شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت پیش کرے۔ آپ پر تمام نبوتوں کے کمالات اختتام پذیر ہو چکے ہیں۔ البتہ ایسا نبی آنے میں کوئی امر مانع نہیں جو آپ کی امت میں ہو کر آپ کی آوردہ شریعت اور آپ کے آوردہ دین کی تبلیغ و اشاعت کرے۔ ایسے نبی پر بھی سورۂ یاسین میں بیان کردہ معیار نبوت کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس لئے یہ معیار معطل نہیں ہوا۔ مگر ایسا نبی صرف وہی ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلعم کی امت میں سے ہو یعنی ایسا نبی صرف نبی نہیں بلکہ امتی نبی کہلائے گا۔

خدام الاحمدیہ کا مالی سالانہ جائزہ

خدام الاحمدیہ کا مالی سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ اور اب اس سال کا مالی سالانہ جائزہ تیار کیا جانے والا ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ مجالس سال رواں کی جملہ مدات میں چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی کوشش کریں گی۔ مورخہ ۱۰ نومبر ۶۰ء تک پہنچنے والی رقوم اس جائزہ میں شمار کی جا سکیں گی۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اپنی جدوجہد کے دائرہ کو وسیع کرو اور نیک نمونہ قائم کرنیکی کوشش کرو

ہماری جماعت میں امانت و دیانت کا اعلیٰ معیار قائم ہونا چاہیئے

فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

بمقام ہمایوں روڈ نئی دہلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں رویا میں دیکھا تھا کہ ہم دہلی گئے ہیں تو تمام دروازے بند ہیں پھر دیکھا کہ ان پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۵۶۸)

آپ نے اس رویا کی یہ تعبیر فرمائی تھی کہ دہلی کے لوگ آسانی سے نہیں بلکہ بہت مشکل سے ایمان لائیں گے۔ اور ان کے متعلق بڑی جدوجہد سے کام لینا پڑے گا۔ اگر اس رویا کی یہی تعبیر ہو تو ہمیں اس کے متعلق

ابھی سے فکر کرنا چاہیئے

اپنی جدوجہد کے دائرہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ام علی قلوب اقفالھا

(سورۂ محمد آیت ۲۵)

کیا ان کے دلوں پر ایسے قفل لگے ہوئے ہیں جو ان کے دلوں سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قفل جو دلوں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ہدایت کی کوئی بات انسان پر اثر نہیں کرتی اس کا اصل باعث دل کی خرابی ہی ہوتی ہے جب انسان کے اندر

گندے خیالات اور گندے عقائد

جمع ہو جاتے ہیں۔ تو ان گندوں کی وجہ سے روحانی زندگی پر ایک موت طاری ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور قلوب مردہ ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان لوگوں کے دلوں میں نیکی کی نفرت ڈال دیتا ہے۔ اور جس طرح کسی چیز کو تالا لگا کر بند کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ان کے دلوں میں نیکی کا داخل ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن جس طرح ڈاکہ زن ڈاکہ کی اہمیت کے لحاظ سے تیاری کرتے ہیں اور تمام قسم کے تالوں کو توڑنے کا انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح اس قسم کی مردنی کو دور کرنے اور نئی پیدائش کے لئے

خاص جدوجہد کی ضرورت

ہوتی ہے جس طرح چور اور ڈاکو تمام قسم کی روکوں کو دور کرکے اور تمام تالوں کو توڑ کر اندر گھس جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا نور اور اسکی ہدایت بھی شیطان کے تالوں کو توڑ کر قلوب میں داخل ہو جاتی ہے اور تاریکی کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔ بہرحال جس قدر شدت ان باتوں میں ہو اتنی ہی کوشش اور محنت ان کے دور کرنے کے لئے درکار ہوتی ہے پس ہماری دہلی کی جماعت کو احمدیت کے پھیلانے کے لئے خاص جدوجہد سے کام لینا چاہیئے۔ اور ایسی تدبیریں کرنی چاہئیں۔ جو طبائع کو احمدیت کی طرف کھینچ لائیں یہ امر یاد رکھو کہ

عملی نمونہ

باتوں سے بہت زیادہ مؤثر ہوتا ہے پس عملی طور پر تمام دوستوں کو اپنا نیک نمونہ دکھانا چاہیئے۔ انسان اگر منہ سے کچھ کہے اور عمل اس کے خلاف ہو۔ تو اس کی بات نہ صرف کسی پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ بلکہ خود اس کے دل کا زنگ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے تمام دوستوں کو اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے اس کے بعد

زبان سے پیغام حق پہنچانا بھی ضروری ہے

اگر آپ لوگ اپنے مافی الضمیر کا اظہار نہیں کریں گے۔ تو دوسرے لوگ صداقت کو کس طرح قبول کر سکیں گے۔ میرے نزدیک اگر مختلف جگہوں میں ہماری جماعت کے آدمی چھوٹی چھوٹی دوکانیں کھول لیں۔ تو ان لوگوں کے کانوں میں احمدیت کے متعلق کوئی نہ کوئی بات پڑتی رہے گی۔ کئی چھوٹے چھوٹے کام ہیں جو سو دو سو روپے سے جاری کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً پان چائے اور دیا سلائی وغیرہ کی دوکانیں کھولی جا سکتی ہیں۔ اور پھر یہ کوشش کی جائے۔ کہ اردگرد کے علاقہ میں جو غریب احمدی ہیں وہ شہر میں آجائیں اور اس قسم کی دکانیں کھول لیں اس قسم کی تحریک ایک دفعہ جماعت میں میں نے پہلے بھی کی تھی۔ اور جن لوگوں نے اس تحریک کے ماتحت کام شروع کر دیا تھا۔ وہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے تاجروں میں شمار ہونے لگ گئے ہیں۔ اگر ہم یہ طریق اختیار کریں تو اس سے ایک تو جماعت کی مالی حالت کو فائدہ پہنچے گا۔ اور دوسرے عوام الناس اکثر گلی کوچوں میں احمدی دوکانداروں سے سودا خریدتے ہوئے کوئی نہ کوئی بات احمدیت کے متعلق دریافت کرینگے اور انکی غلط فہمیاں دور ہوتی رہیں گی۔ دوکانیں کھولنے کے لئے اگر جماعت کو بعض دوستوں کی اعانت بھی کرنی پڑے تو اعانت کر دی جائے جب انکا کام چل جائے تو وہ روپیہ واپس کر دیں۔ ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس میں کامیابی حاصل کرنے کا رستہ تلاش کیا جائے۔ اندھا دھند کام کرنا انسان کو کامیابی سے دور لے جاتا ہے اور جا کر ذرا نہ [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے خالص دوستوں کی علامتیں

(۱) "خدا تعالیٰ کے خالص دوستوں کی یہ علامتیں ہیں کہ ایک خالص محبت انکو عطا کی جاتی ہے جس کا اندازہ کرنا اس جہان کے لوگوں کا کام نہیں

(۲) ان کے دلوں پر ایک خوف بھی ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ دقائق اطاعت کی رعایت رکھتے ہیں ایسا نہ ہو کہ یار قدیم آزردہ ہو جائے۔

(۳) ان کو خارق عادت استقامت دی جاتی ہے کہ اپنے وقت پر دیکھنے والوں کو حیران کر دیتی ہے۔

(۴) جب ان کو کوئی بہت ستاتا ہے اور باز نہیں آتا تو ان کے لئے غضب اس ذات قوی کا جو ان کا متولی ہے یک دفعہ بھڑکتا ہے۔

(۵) جب ان سے کوئی بہت دوستی کرتا ہے اور سچی وفاداری اور اخلاص کے ساتھ ان کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس پر ایک خاص رحمت نازل کرتا ہے۔

(۶) ان کی دعائیں بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ شمار نہیں کر سکتے کہ کس قدر قبول ہوئیں۔

(۷) ان پر اکثر اسرار غیب ظاہر کئے جاتے ہیں اور وہ باتیں جو ابھی ظہور میں نہیں آئیں ان پر کھولی جاتی ہیں۔ اگرچہ اور مومنوں کو بھی سچی خوابیں اور سچے مکاشفات معلوم ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ لوگ تمام دنیا سے نمبر اول پر ہوتے ہیں۔"

(ازالۂ اوہام حصہ دوم)

ہو تا مسلمان آج مالی لحاظ سے سب قوموں سے پیچھے ہیں اور ان کی اقتصادی حالت نہایت گری ہوئی ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی ملازمتوں کے پیچھے سرگرداں پھرتے ہیں اور ملازمت سے علیحدہ ہونے کو اپنی زندگی اور موت کا سوال سمجھتے ہیں۔ اس لئے جس حال میں ان کو ملازمت کرنی پڑے کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان حالات کے پیدا ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے تجارت کو ایک ادنیٰ پیشہ خیال کیا۔ اور ملازمت کو اعلیٰ پیشہ سمجھا۔ اس غلطی کا خمیازہ وہ اب بھگت رہے ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور تجارت میں حصہ لینا چاہیئے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ آجکل لوگوں میں بہت کم دیانت داری پائی جاتی ہے۔ اس لئے کسی کی امداد کرتے ہوئے طبیعت ہچکچاتی ہے کہ شاید وہ روپیہ ہی نہ ہضم کر جائے۔

حضور نے فرمایا۔ کہ جب کوئی قوم مالی لحاظ سے گر جاتی ہے تو پھر اس میں اس قسم کے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ

مسلمانوں کی اقتصادی حالت

کو بہتر بنا دے تو یہ شکایات دور ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک شاگرد کو فرمایا کہ یہ پچاس روپے فلاں آدمی کو دے آؤ۔ جب آپ اسے دینے لگے۔ تو آپ نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو اس کے ہاتھ کس طرح کانپ رہے ہیں۔ اور اس کا دل کس طرح ڈر رہا ہے کہ اگر مجھ سے یہ روپے ضائع ہو گئے تو پھر میں کیا کروں گا یا پتہ نہیں پچاس روپے کے مرا ایمان بھی قائم رہے گا یا نہیں۔ لیکن اگر کسی بندہ کو پچاس ہزار روپے بھی دے دیئے جائیں تو وہ دھوتی کے ایک کونہ میں باندھ کر لے جائیگا اور اسے ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہو گی

دیانتداری پیدا کرنے کا ایک ذریعہ

وعظ و نصیحت بھی ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیئے۔ میں نے دیکھا بعض دفعہ آوارہ مزاج آدمی بھی ایک چھوٹی سی نصیحت سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ کم از کم ہماری جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ

دیانت اور امانت میں

دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ ہو۔ گو ہماری جماعت میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو بددیانت ہوں۔ لیکن ہمیں خوشی تو اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہماری جماعت میں کوئی شخص بھی بددیانت نہ ہو۔

دوست چندہ امداد درویشان کو یاد رکھیں

یہ ایک اہم جماعتی ذمہ داری ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

کچھ عرصہ سے (خصوصاً جب سے کہ میں ام مظفر احمد کی بیماری کے تعلق سے لاہور آیا ہوا ہوں) دفتری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ امداد درویشان میں کافی کمی آگئی ہے۔ جس سے مجھے اس قرآنی نکتہ کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ خواہ کوئی کام کیسا ہی مبارک اور اہم ہو اس کے لئے بار بار تذکیر یعنی یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ احباب جماعت میں غفلت پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سو میں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ امداد درویشان کا چندہ ایک اہم جماعتی ذمہ واری ہے۔ جس کی طرف سے مخلصین جماعت کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جو درویش (اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق حقیقۃً درویش ہیں) اس وقت قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ وہ دراصل اس کام میں ساری جماعت کے نمائندہ ہیں اور ان کی خدمت ایک بھاری جماعتی خدمت ہے جو یقیناً خدا کے حضور بڑے ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر بڑی تنگی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور خدائی توفیق کے مطابق ان کی امداد کریں۔ یہ امداد موجودہ حالات میں زیادہ تر دو طرح سے کی جاتی ہے۔

(۱) اوّل جن درویشوں کے عزیز و اقارب پاکستان میں ہیں اور وہ اپنے عزیز درویشوں کی امداد سے محروم ہیں ان کی مالی امداد کا انتظام کرنا جس میں بوڑھے والدین کی امداد یا بیوہ بہنوں کی امداد یا قریبی عزیزوں کی شادی کے موقعہ پر امداد یا پاکستان میں تعلیم پانے والے بچوں کی امداد وغیرہ شامل ہے

(۲) جو درویش وقتاً فوقتاً پاکستان آتے رہتے ہیں اور یہاں آکر ان میں سے اکثر قریباً قلاش ہوتے ہیں۔ ان کی پاکستان میں ضروری امداد کا انتظام کرنا تاکہ وہ ربوہ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ اور تازہ مذہبی لٹریچر خرید سکیں اور اپنے ویزا کے مطابق اپنے عزیزوں سے بھی ملاقات کر سکیں۔ جن میں سے بعض دور دراز کے شہروں میں آباد ہیں اور ان کے پاس پہنچنا کافی اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ

پس میں جماعت کے مخلص اور مخیر اصحاب سے پھر ایک دفعہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ذمہ واری کی طرف توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ من کان فی عون اخیہ کان اللّٰہ فی عونہ "یعنی جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگ جاتا ہے" اور یہاں تو کسی عام بھائی کی امداد کا سوال نہیں بلکہ خاص حالات میں اپنے ان مخلص بھائیوں کی امداد کا سوال ہے جو ساری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دارالامان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء

حضرت حافظ روشن علی صاحب رضؓ اور اہل قلم بزرگ

رسالہ الفرقان ماہ دسمبر میں حضرت حافظ روشن علی نمبر شائع کر رہا ہے۔ اس نمبر کے لئے مقالات اور منظومات ۱۵ نومبر تک پہنچ جانے ضروری ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک پُر درد مختصر مضمون موصول ہو چکا ہے۔ دیگر حضرات بھی جلد از جلد اپنے مقالات ارسال فرمائیں۔ (ایڈیٹر الفرقان۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ کے چھوٹے بھائی شیخ فیروز الدین صاحب کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ صحابہ کرام و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ محمد شریف ۔ لاہور)

(۲) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ مرض پیچیدگی اختیار کرتا جا رہا ہے۔ آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(چوہدری عنایت اللہ انسپکٹر تعلیم الاسلامیہ مرکزیہ)

(۳) میرے والد محترم چوہدری غلام علی صاحب نمبردار ۹۸ شمالی) کا اپریشن ہو چکا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

(بشریٰ بیگم دارالصدر غربی ۔ ربوہ)

(۴) کچھ عرصہ سے چند عوارض کی وجہ سے میری طبیعت ناساز رہتی ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان و احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بلہ ملہی)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ میں بہت کم رقم وصول ہوئی ہے۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اب اس چندہ کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ تا جلسہ تک ہر جماعت اس چندہ کا بجٹ پورا کر لے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ہستی باری تعالیٰ

یہ مضمون خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سنہ ۶۰ء میں معیارِ اوّل کی مضمون نویسی کے انعامی مقابلے میں اوّل قرار دیا گیا۔

(جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بی۔ایس سی۔ واقفِ زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

کسی مسئلہ کو ثابت کرنے کے لئے تین قسم کے دلائل کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ نقلی دلائل عقلی دلائل اور مشاہدہ۔ اس مضمون میں ہم ان تینوں قسم کے دلائل بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی بات نقل اور عقل سے ثابت ہو جائے اور مشاہدہ اس کی تصدیق کر دے تو پھر کوئی عقلمند اس کو مانے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پہلی دلیل

کسی مسئلہ کے اثبات کے لئے نقلی دلیل کو بہت اہمیت حاصل ہے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں بے شمار نقلی دلائل موجود ہیں۔ آج تک جس قدر مذاہب منصہ شہود پر آئے ہر ایک کی کتاب میں یہی مذکور ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی موجود ہے اور اس نے ہی جہانوں کو پیدا کیا ہے۔ چنانچہ یہودیت بھی خدا تعالیٰ کی قائل ہے اور بار بار پرانے عہد نامہ میں خدا کا ذکر ملتا ہے۔ اور بنی اسرائیل کو خطاب کر کے بار بار موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "خدا یوں فرماتا ہے" اور خدا تعالیٰ پکڑنے میں سخت ہے" "وہ تمہیں ضرور کنعان کی سرزمین بخشے گا" وغیرہ۔ پھر عیسائیت بھی گو خدا کی صفات کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہوئی مگر بہرحال اس نے بھی خدا کے وجود کو پیش کیا ہے۔ اور اسلام پر ایمان لانے کے لئے تو سب سے پہلے خدا کی ہستی پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہندومت، بدھ مت کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم (Taoism) وغیرہ ہر ایک مذہب نے خدا کی ہستی کو تسلیم کیا ہے جہاں تک نقلی دلائل کا تعلق ہے وہ بے شمار موجود ہیں جو اس بات پر دلیل ہیں کہ خدا کی ہستی فی الواقع موجود ہے۔ نقلی دلائل بے شک عقلی دلائل کے آگے ہیچ ہیں اور عقلی دلائل مشاہدہ کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر سہ قسم کے دلائل کا بہرحال اپنا اپنا ایک مقام ضرور ہے ان کا اپنا اپنا ایک درجہ ہے جن سے لوگ تسلی پاتے ہیں۔

دوسری دلیل

دوسری دلیل کے تحت ہم عقلی دلیل پیش کریں گے۔ کیونکہ جیسا کہ اوپر لکھا ہے کہ کسی بات کے اثبات کے لئے نقلی دلائل کے علاوہ عقلی دلائل کی بھی اشد ضرورت ہوا کرتی ہے۔ بلکہ عقلی دلائل نقلی دلائل کی نسبت زیادہ ضروری اور زیادہ علمی ہوتے ہیں۔

سو واضح ہو کہ اس دنیا میں جتنی بھی متغیر اشیاء نظر آتی ہیں وہ ساری کی ساری حادث ہیں۔ یعنی عدم سے وجود میں آتی ہیں۔ زمین و آسمان اجرام کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی ہر شے جو متغیر ہوتی رہتی ہیں۔ وہ عدم سے وجود میں آئی ہوئی ہے مثلاً آپ کپڑے کو لے لیں۔ یہ کچھ عرصہ پہنا جاتا ہے مگر آخر پھٹ کر تار تار ہو جاتا ہے اسی طرح برتن ہیں وہ بھی آخر ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ اور یہی پین (Pen) جس سے میں لکھ رہا ہوں اگر گر جائے تو ٹوٹ جائے یوں بھی وہ لمحہ بہ لمحہ مائل بہ انحطاط ہے اور ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ اشیاء قدیم نہیں بلکہ حادث ہیں۔ یعنی عدم سے وجود میں آتی ہیں پس یہ مسئلہ صحیح ٹھہرا کہ "کل متغیرٍ حادثٌ"۔ اگر کوئی اس کی صداقت میں شک کرے تو اس پر واجب ہے کہ کوئی ایک ہی مثال ایسی پیش کرے جس میں تغیر آتا ہو مگر وہ ہو قدیم۔ یقیناً ایسی کوئی مثال موجود نہیں۔

اب غور سے پتہ چلتا ہے کہ ہر حادث شے کا ضرور بالضرور کوئی صانع ہوتا ہے یعنی "لکل حادثٍ صانعٌ"۔ یعنی جب کوئی شے عدم سے وجود میں آتی ہے تو ضرور بالضرور کوئی صانع ہوتا ہے۔ جو اس کو عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ مثلاً میرا قلم حادث ہے اس لئے ہمارے کلیہ کے مطابق اس کا کوئی صانع ہونا چاہیئے چنانچہ ہر ایک کو اقرار ہے کہ واقعی اس کا ضرور کوئی بنانے والا ہے اسی طرح دنیا کی ہر ایک شے جو عدم سے وجود میں آئی اس کا [illegible] کوئی صانع ہونا ضروری ہے۔ اب ذرا غور سے دیکھئے کہ جب یہ امر ثابت ہو گیا کہ کل متغیر حادث اور لکل حادث صانع تو پھر لابدی ہے کہ اس زمین کا صانع بھی کوئی ہو۔ کیونکہ زمین تغیر پذیر ہے۔ سائنس نے ثابت کیا ہے کہ زمین پہلے ایک سیال مادے کی صورت میں تھی پھر لاکھوں سالوں کے تغیر کی وجہ سے وہ موجودہ حالت میں پہنچی۔ اب بھی روز اس میں تغیرات ہو رہے ہیں۔ زمین سے کچھ درخت پیدا ہوتے ہیں اور پھر وہ کچھ عرصہ بعد سوکھ جاتے ہیں یہ بھی ایک زمینی تغیر ہی ہے۔ اسی طرح زلزلے وغیرہ ثابت کرتے ہیں کہ زمین متغیر ہے پس جب زمین متغیر ہے تو عقلاً یہ حادث ہوئی اور جب یہ حادث ہوئی تو لازماً ضرورۃً اس کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ پس ثابت ہوا کہ کم از کم عقل کی رو سے تو ضرور ہی اس زمین کا خالق کوئی ہونا چاہیئے اور اسی کو ہم خدا کہتے ہیں۔

اس مقام پر حضرت ملا نور الدین عبد الرحمٰن جامیؒ کی ایک لطیف منطقی موشگافی پیش کی جاتی ہے۔ جس سے وہ لوگ یقیناً ساکت ہو جائیں گے۔ جو محض منطقی مصطلحات کے ذریعہ ہستی باری تعالیٰ کا اثبات چاہتے ہیں۔ حضرت جامیؒ نے یہ دلیل اپنی کتاب "اللوائح" میں دی ہے۔ اصل عبارت فارسی میں ہے ہم اس کا ذیل میں صرف ترجمہ درج کر دیتے ہیں:۔

ہر نوعِ حیوانی کے افراد کے تشخصات اور تعینات کو الگ کر کے دیکھا جائے تو افراد کے لئے اسم مشترک اسی نوعِ حیوانی کا نکلیگا پھر اب جتنی انواعِ حیوان ہیں ان کے ممیزات کو دور کیا جائے تو اسم مشترک "حیوان" رہے گا۔ اور حیوانات و اجسام کے دوسرے انواع کے ممیزات کو اگر حذف کر دیا جائے تو حقیقت مشترک "جسم" رہے گی اب یہی عمل تحلیل اگر جسم اور دیگر انواع جوہر کے تشخصات کے ساتھ کیا جائے تو "جوہر" باقی رہے گا۔ جوہر اور عرض کے ممیزات حذف کر دینے کے بعد اسم مشترک "ممکن" نکلے گا اور اب ممکن و واجب کے ممیزات کی اگر تحلیل کر دی جائے تو آخر میں "وجود مطلق" نکلے گا اور یہی تمام ذوات و صفات کا منتہیٰ ہے

تیسری دلیل

اب ہم تیسری دلیل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو کہ مشاہداتی دلیل ہے ہر حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے مشاہدہ ایک لابدی امر ہے کیونکہ عقلی دلائل انسان کو صرف اس مقام تک پہنچاتے ہیں کہ یوں "ہونا چاہیئے" لیکن مشاہدہ "ہونا چاہیئے" کے مقام سے بلند کر کے انسان کو "ہے" کے مقام تک پہنچاتا ہے۔ فی الحقیقت معرفت تامہ کا اصل ذریعہ مشاہدہ ہی ہے۔ کیونکہ مشاہدہ کے بعد کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

اب ہم ایک خالق ہستی کے وجود پر وہ دلیل دیتے ہیں جو مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے ہاں اس موقعہ پر یاد رکھنا چاہیئے کہ دلیل دونوں پہلوؤں کی ہونی چاہیئے یعنی نفی و اثبات کے پہلوؤں کے متعلق۔ مثلاً خالق ہستی کے وجود کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ ہستی جب اور جس طرح چاہے پیدا کر سکے۔ لیکن اگر پیدا کرنا نہ چاہے تو پھر اس کے مقابل کوئی پیدا نہ کر سکے اور واقعی وہ چیز پیدا نہ ہو۔

اب ہم اس دلیل کے اثباتی پہلو کو پہلے بیان کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ واقعی کوئی ہستی ہے کہ جب وہ چاہے تو پیدا کر سکتی ہے۔ اور یہ وہ عظیم الشان مشاہدہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی برکت سے دنیا نے کیا۔

منشی عطا محمد صاحب پٹواری خود بیان کرتے ہیں کہ وہ ونجواں ضلع گورداسپور میں مقیم تھے اور ان کے ایک احمدی دوست قاضی نعمت اللہ صاحب خطیب بٹالوی انہیں احمدیت کی بہت تبلیغ کیا کرتے تھے۔ منشی صاحب کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے کہا کہ تمہارے مرزا صاحب کی صداقت کو میں تب جانوں گا کہ اگر ان کی دعا سے میرے ہاں میری سب سے بڑی بیوی سے ایک خوبصورت لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ منشی صاحب کی تین بیویاں تھیں اور ان کی شادی پر بارہ سال کا طویل عرصہ گذر چکا تھا مگر کوئی اولاد نہ تھی۔ بہرحال انہوں نے حضورؑ کی خدمت میں یہ خط لکھ دیا اور یہ بھی شرط لگا دی کہ میری بیویوں میں سے سب سے بڑی عمر کی بیوی کے بطن سے لڑکا پیدا ہو۔ ان کا منشاء یہ تھا کہ بڑی عمر کی وجہ سے یہاں ولادت کا امکان بالکل ہی نہ تھا۔ خیر۔ حضورؑ نے اسے جواب میں لکھا کہ میں نے دعا کی ہے خدا کے فضل سے آپ کی بڑی بیوی ہی کے بطن سے خوبصورت لڑکا پیدا ہو گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم ذکریا والی توبہ کرو۔

اس خط کے بعد منشی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اب سے نہایت پاکیزہ زندگی بسر کرنی شروع کر دی۔ اور قدرت کا تماشہ دیکھنے لگا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن جب میں گھر آیا تو دیکھا کہ میری بڑی بیوی رو رہی ہے اور کہتی ہے کہ آپ نے اولاد کی خاطر مجھ پر پے درپے دو بیویاں بھی کیں لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی اب یہ آفت دوڑی ہے کہ مجھے خونِ حیض آنا بند ہو گیا۔ اس لئے اب اولاد کی رہی سہی صورت بھی ختم ہو گئی ہے۔ اور کہنے لگی کہ مجھے میرے بھائی کے پاس امرتسر بھیج دو

(باقی دیکھیں ص ۶ پر)

قریشی ہدایت اللہ صاحب مرحوم

از راجہ نصر اللہ خانصاحب دارالصدر غربی ربوہ

محترم قریشی ہدایت اللہ صاحب (سب انسپکٹر پولیس) مورخہ ۱۲/اکتوبر ۱۹۶۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم قریشی صاحب کی پیدائش ۱۸ستمبر ۱۹۰۲ء کو علی پور سیداں (سیالکوٹ) میں ہوئی۔ آپ کے خاندان بلکہ سارے گاؤں میں کوئی احمدی نہ تھا۔ آپ نے میٹرک کا امتحان زمیندارہ سکول گجرات سے پاس کیا اور ۱۹۳۴ء یا ۱۹۳۵ء میں ڈیرہ غازی خان میں ہیڈ کانسٹیبل تھے۔

ڈیرہ غازی خاں پولیس کے عملہ میں ایک احمدی دوست تھے۔ وہاں ایک جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا راجیکی صاحب نے تقریر فرمائی محترم قریشی صاحب بھی اپنے محکمہ پولیس کے احمدی دوست کے ساتھ اس جلسہ میں موجود تھے حاضرین جلسہ میں سے ایک نے حضرت راجیکی صاحب سے کہا کہ اگر وہ حضرت مسیح موعود کو برحق مانتے ہیں تو بھری مجلس میں قرآن کریم سر پر رکھکر قسم کھائیں حضرت مولانا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اعلیٰ الوجہ البصیرت قبول کیا تھا حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو قسم کھا کر لوگوں پر واضح کیا لیکن اس جلسہ میں کسی کو حق کی شناخت کی توفیق نہ ہوئی سوائے ایک کے جس پر خدا تعالےٰ نے اپنی خاص رحمت کے دروازے کھولدیئے اور جس کے دل کو خدا تعالےٰ نے روشن کر دیا وہ محترم قریشی صاحب مرحوم و مغفور تھے آپنے اسی وقت بیعت کر لی اور اسی سال باکمال اخلاص جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شامل ہوئے قریشی صاحب کے رشتہ داروں نے آپ سے قطع تعلق کر لیا اور آپ کی وفات تک مخالف رہے بلکہ انہوں نے یہانتک کہا کہ آپ کے بعد ہم آپ کی اولاد کے ساتھ بھی ہرگز کوئی تعلق نہیں رکھینگے لیکن جن ہستیوں نے حق کو سوچ سمجھ کر قبول کیا ہوتا ہے وہ ایسے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں محترم قریشی صاحب نے فرمایا کہ مجھے دنیا کی کسی اذیت کی پرواہ نہیں محترم قریشی صاحب محکمہ (پولیس) میں ملازم تھے اپنی ڈیوٹی کو پابندی کے ساتھ سرانجام دیتے تھے آپ قانون کی سختی سے پابندی کرتے تھے اور قانون کے مطابق سلوک کا کوئی مستحق ہوتا ویسے ہی آپ اس سے پیش آتے آپکی اس خوبی کے اپنے بیگانے سب معترف تھے آپکے کریکٹر میں مہمان نوازی اور خوش خلقی دو اوصاف نہایت نمایاں طور پر تھے آپ نہایت درجہ کے مہمان نواز واقع ہوئے تھے جو بھی آپ کو ملنے کے لئے آتا خواہ واقف ہو یا غیر واقف آپ کبھی بھی اسے بغیر کچھ خاطر مدارت کرنے کے رخصت نہ کرتے۔ آپ نہایت ملنسار اور حلیم طبع تھے ہر ایک ملنے والا آپ کی مہمان نوازی اور کشادہ دلی کے گہرے نقوش دل پر لے کر جاتا۔

قریشی صاحب مرحوم کو حضرت امیر المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خاص عقیدت تھی۔ جب آپ زیادہ علیل ہو گئے تو بجائے کسی اور شہر میں جاکر علاج کرانے کے بالاصرار ربوہ تشریف لے آئے اور صاحبزادہ ڈاکٹر میاں منور احمد صاحب کے زیر علاج رہے۔ عقیدت کا اندازہ اس امر سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ جب آپ کے عزیزوں نے آپ کی طویل علالت کے پیش نظر آپ کو لاہور جاکر علاج کرانے کا مشورہ دیا تو آپ نے نہایت رقت کے ساتھ جواب دیا کہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سے ہی علاج کراؤں گا۔ کیونکہ حضور کا علاج بھی صاحبزادہ صاحب ہی کرتے ہیں۔ میں بھی ان کے بابرکت ہاتھوں سے علاج کرانا بہتر سمجھتا ہوں

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب بھی بڑی ہمدردی اور توجہ کے ساتھ قریشی صاحب مرحوم کا علاج کرتے رہے۔

قریشی صاحب مرحوم و مغفور کو مرکز کے ساتھ بھی خاص محبت تھی۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ربوہ میں اپنا مکان بنوایا۔ آپ کی خواہش تھی کہ آپ کو ربوہ میں دفن کیا جائے۔ آپ چندہ کی ادائیگی کے بہت پابند تھے۔

آپ کے بڑے صاحبزادے قریشی حمید اللہ صاحب سیکنڈ ایئر کے طالب علم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے نیز خدا تعالےٰ قریشی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ خدا تعالےٰ آپ کے بال بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں دین و دنیا میں کامیاب و کامران کرے آمین ثم آمین

عاجز راجہ نصر اللہ خاں
(دارالصدر غربی ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے
اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

احباب جماعت مطلع رہیں

ایک شخص مسمی نذر محمد ولد صادہ قوم کملانہ سیال موضع ٹھٹھی ایلچی (بستی اسماعیل) تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کا رہنے والا ہے۔ اپنے آپ کو نومبائع احمدی بتا کر مختلف جماعتوں سے تعمیر مسجد کے بہانے چندہ مانگتا ہے۔ اس کے پاس رسید بک نمبر ۳۰۶/۱۱ ہے۔ جو کہ اس نے دھوکہ سے حاصل کی ہوئی ہے۔ لہٰذا احباب اس سے محتاط رہیں (بالخصوص ضلع جھنگ و ضلع ملتان کی جماعتیں) اس کو رسید بک پر یا بلا رسید کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر ممکن ہو تو اس سے رسید بک حاصل کر کے اطلاع دیں۔ اس کا حلیہ یہ ہے گندمی رنگ قد قریباً ۵½ فٹ عمر ۳۰ اور ۳۵ سال کے درمیان۔

(ناظر بیت المال)

ڈاکٹروں کی ضرورت

ہمیں بیرونی ممالک میں چند ایم بی بی ایس ریٹائرڈ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو کم از کم تین سال بیرونی ممالک میں اپنے آپ کو خدمت کے لئے وقف کر سکیں ایسے دوست اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف اور تجربہ وکالت تبشیر ربوہ کے نام ارسال فرمادیں

(وکیل التبشیر)

قرآن کریم کا چرچا عام کرنیکے لئے ہمیں حفاظ کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"قرآن کریم کا چرچا اور اس کی برکات کو عام کرنے کے لئے ہماری جماعت میں بکثرت حفاظ ہونے چاہئیں۔ پرسوں ایک دوست مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنے لڑکے کو قرآن شریف حفظ کرانا چاہتے ہیں مگر جو دوست ملتا ہے کہتا ہے ایسا نہ کیجئے بچہ پر بوجھ پڑ جائیگا اور وہ بیمار ہو جائے گا۔ میں نے جواب دیا کہ شیطان تو ہمیشہ ہی نیک کام میں دخل دیا کرتا ہے آپ اسے بھی شیطانی وسوسہ سمجھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ہر جماعت میں کچھ لوگ شیطان کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ وہاں مومن بھی بعض دفعہ اپنی کمزوری سے ایسے لوگوں کو دلیر کر دیتے ہیں اسلام کو روپے کی ضرورت ہے۔ اگر شیطان کسی کو دھوکا دینا چاہے تو اس رنگ میں بھی دھوکا دے سکتا ہے کہ چندہ دینا ہی کافی ہے اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہمارے بچے قرآن حفظ کریں وہ یہ نہیں جانتے کہ چندہ مانگا جاتا ہے انسانوں پر خرچ کرنے کے لئے جب آدمی ہی نہ ہونگے تو خرچ کس پر ہوگا۔ بہرحال قرآن کریم کا چرچا عام کرنے کے لئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے حفاظ کے نہ ہونے کا یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو تراویح پڑھانے والے نہیں ملتے اور باہر سے بلانے پڑتے ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک بچہ میرے پاس آیا۔ جو بہت ذہین معلوم ہوتا ہے اس کی بہن نے بتایا کہ میرے اس بھائی نے خود بخود آدھا سپارہ حفظ کر لیا ہے میں نے کہا گھر میں اپنے طور پر حفظ کرانے سے تلفظ کی غلطیاں پختہ ہو جائینگی اور پھر ان کا دور کرنا مشکل ہوگا جس نے قرآن کریم حفظ کرنا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی اچھے حافظ یا قاری کی نگرانی میں حفظ کرے تاکہ وہ صحیح طور حفظ کر سکے"

(ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اخبار الفضل ۲۵ اگست ۱۹۶۰ء)

حضور اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن کریم حفظ کرانے کا شوق دلائیں۔ اس غرض کے لئے جامعہ احمدیہ کی زیر نگرانی حافظ کلاس جاری ہے دوست اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں داخل کرا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ مستحق طلباء کو وظائف بھی دئے جاتے ہیں (وکیل التعلیم ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ راقم الحروف صحت کی خرابی اور کچھ دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔

(شیخ محمد بشیر آزاد ربانوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مریدکے)

۲۔ میری امی جان کو دو ماہ سے ٹائیفائڈ بخار ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (نصیرہ بیگم بنت نور احمد صاحب مسعودی راولپنڈی)

پنجابی صوبہ فوراً نہ بنایا گیا تو میں مرن برت شروع کردوں گا

(اکالی ڈکٹیٹر)

نئی دہلی ۲ نومبر۔ شرومنی اکالی دل کے ڈکٹیٹر سنت فتح سنگھ نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک خط میں چھ مہینے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ پنجابی صوبہ فوراً قائم کیا جائے۔ ورنہ وہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیں گے اور جیل میں مرن برت شروع کر دیں گے۔

سٹیٹس مین کی اطلاع کے مطابق شرومنی اکالی دل نے فیصلہ کیا ہے کہ سنت فتح سنگھ نے پنڈت نہرو کے نام جو خط لکھا ہے اس کے مندرجات کا فی الحال انکشاف نہ کیا جائے اکالی دل کے ڈکٹیٹر نے اتوار کو منجی صاحب کے گوردوارے میں ایک بہت بڑے دیوان سے خطاب کیا۔ وہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے جو سکھ شہیدوں کا لباس ہے انہوں نے اعلان کیا کہ میں نے گورو تیغ بہادر کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی قربان کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

سنت فتح سنگھ نے کہا "پنجابی صوبے کے متعلق" پنڈت نہرو نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہیں سُن کر میرے دل کو حد سے زیادہ صدمہ پہنچا ہے۔ اکالی دل جو اب تک عدم تشدد پر عمل کر رہا ہے حالانکہ عدم تشدد کی دعوے دار حکومت خود اکالی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے تشدد سے کام لیتی رہی ہے۔

انہوں نے کہا واقعات نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں بھی گورو تیغ بہادر کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی قربان کر دوں سنت فتح سنگھ نے اس مذہبی اجتماع کے شرکا سے کہا کہ وہ انہیں آشیر باد دیں۔ آپ نے یہ توقع بھی ظاہر کی کہ ان کی قربانی پنجابی صوبے کے قیام میں معاون ہوگی۔

ہندوستان کے لئے جاپان کے قرضہ میں نئی رعایتیں

ٹوکیو ۲ نومبر۔ جاپان کی بین الاقوامی تجارت اور صنعت کی وزارت نے ہندوستان کو ایک کروڑ ڈالر کے دوسرے قرضہ کی شرائط نرم کرنے اور دو کروڑ ڈالر کا تیسرا قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان نے جاپان سے شکایت کی تھی کہ اس قرضہ کی شرطیں مغربی جرمنی۔ آسٹریا اور برطانیہ کے قرضوں کی شرطوں سے زیادہ سخت ہیں۔ جاپان کی وزارت تجارت و صنعت نے ہندوستان کی اسی شکایت پر نئی رعایتیں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

کیوبا پر امریکہ کے حملے کا خدشہ

نیویارک ۲ نومبر۔ وزیر خارجہ کیوبا نے امریکہ پر الزام عاید کیا ہے کہ وہ اپنے اقدامات کی وجہ سے عالمی امن میں خلل ڈال رہا ہے۔ اور کیوبا پر حملہ کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے آپ نے جنرل اسمبلی کو بتایا کہ حکومت امریکہ گوانٹے مالا اور گوانٹے ناماکے بحری اڈوں سے کیوبا پر زبردست حملے کی تیاریاں کر رہا ہے

وزیر خارجہ کیوبا اپنی حکومت کی اس مفہوم کی درخواست کی حمایت میں دلائل دے رہے تھے کہ کیوبا کا معاملہ بجائے سیاسی کمیٹی کی بجائے جنرل اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے کیونکہ کیوبا کو امریکہ کے حملے کا سخت خدشہ ہے آپ نے کہا امریکہ کا دامن داغدار ہے۔ آپ نے امریکہ کے اس مفہوم کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا کہ کمیونسٹ روس یا کمیونسٹ چین مغربی نصف کرہ تک پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ آپ نے کہا حکومت کیوبا کمیونسٹ نہیں۔ آپ نے کہا کیوبا کا انقلاب انیسویں صدی کا سیاسی انقلاب نہیں۔ یہ انقلاب قوم پرستی اور جمہوریت پر مبنی ہے اور اسے عوام کی تائید و حمایت حاصل ہے۔

پولینڈ۔ رومانیہ۔ البانیہ اور چیکوسلاویکیہ کے نمائندوں نے وزیر خارجہ کیوبا کی حمایت میں تقریریں کیں۔ اس کے بعد جنرل اسمبلی کا اجلاس کل تک ملتوی ہو گیا۔ اس اثناء میں ہوانا سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت کیوبا نے مزید دو ہزار مسلح فوجیوں کو مشرقی اور ۴

۴ - وسطی کیوبا میں مقرر کر دیا ہے تاکہ اگر باہر سے کوئی حملہ ہو تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے۔

نئی ریل کار سروس

لاہور ۲ نومبر۔ سمہ سٹہ اور بہاول نگر کے درمیان ایک نئی ریل کار سروس شروع کی گئی ہے یہ سروس ۴۴۵ اپ ۴۴۶ ڈاؤن کے علاوہ ہے۔ نئی ریل کار سمہ سٹہ سے صبح سوا دس بجے اور بہاول نگر سے سوا تین بجے روزانہ ہوا کرے گی۔

سمہ سٹہ اور پاکپتن کے درمیان میں ایک اور ریل کار سروس شروع کی گئی ہے جو سمہ سٹہ اور لودھراں کے درمیان سٹیم کوچ کی جگہ لے لے گی۔

صوبائی انتظامیہ کے نچلے درجوں کی تنظیم نو مکمل ہو گئی۔

سیکرٹریٹ کے زیادہ تر فاضل عملے کو متبادل روزگار مہیا کر دیا گیا!

لاہور ۲ نومبر۔ مغربی پاکستان میں انتظامیہ کے نچلے درجوں کی تنظیم نو مکمل ہو گئی ہے اور اس سیکرٹریٹ کا جو عملہ متاثر ہوا ہے اس میں سے اکثر لوگوں کو متبادل ملازمت مہیا کر دی گئی ہے۔

تنظیم نو کے سلسلہ میں دو سو دو افراد کو فاضل قرار دیا گیا تھا اور انہیں یکم اکتوبر کو ایک مہینے کا نوٹس دے دیا گیا تھا ان میں سے ایک سو انتیس افراد کو ۳۱ اکتوبر کو متبادل ملازمت مہیا کرنے کے احکام ملے اور انہوں نے اپنی نئی آسامیوں پر کام شروع کر دیا ہے۔ انتیس مزید سرکاری ملازموں کو آسامیاں مہیا کرنے کے احکام کل جاری کئے جائیں گے۔

باقی ماندہ چالیس افراد کو بھی روزگار مہیا کر دیا گیا تھا اور وہ نئی اسامیوں پر کام شروع کر سکتے تھے بشرطیکہ وہ اپنی فرائض سنبھالنے کے لئے لاہور سے باہر جانے کو تیار ہو جاتے حکومت نے چونکہ ان لوگوں کو فراخدلی سے معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے جنہیں متبادل اسامیاں نہیں مل سکیں اور بے روزگار ہونے والے ملازموں کو متبادل اسامیاں قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا اسلئے ان چالیس افراد نے لاہور سے باہر جانے سے انکار کر دیا اس کے برعکس انہوں نے فوری مالی فائدے کو ترجیح دی کیونکہ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بعد میں بھی سرکاری اسامیوں پر کھپائے جا سکتے ہیں۔

ہستی باری تعالیٰ

(بقیہ صفحہ ۵)

تا کہ علاج کراؤں۔ مگر منشی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے وہیں دائی منگوائی اور کہا کہ اس کا علاج کرو۔ دائی نے جب اس عورت کو دیکھا تو کہنے لگی کہ بیماری وغیرہ کوئی نہیں بلکہ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے۔ یعنی تو تو بانجھ تھی مگر خدا نے بھول کر تجھے حاملہ کر دیا ہے۔ اس پر منشی صاحب نے کہا کہ یوں نہ کہو۔ میں نے مرزا صاحب سے دعا کرائی تھی بہرحال اب تو اس بات کا خوب چرچا ہوا کہ مرزا صاحب کے کہنے کے مطابق سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور ضرور خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا چنانچہ اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور ہوا بھی بہت خوبصورت۔ پس یہ مشاہدہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ کوئی خالق ہستی موجود ہے جس نے ایسا عظیم الشان مشاہدہ لوگوں کو کرا دیا۔ اور اس واقعہ کے بعد منشی صاحب اور ان کے بہت سے رشتہ دار احمدیت میں داخل ہو گئے۔

اب ہم خالق ہستی کے متعلق منفی پہلو کی دلیل پیش کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ کوئی خالق ہستی ہے جو اگر نہ چاہے تو کوئی چیز قطعاً پیدا نہیں ہو سکتی۔

واقعہ یوں ہے کہ سعد اللہ لدھیانوی نے جب حضرت مسیح موعودؑ کی خوب تکفیر کی اور حضورؑ نے اس کے متعلق دعا کی تو آپ کو الہام ہوا کہ

"ان شانئک ھو الابتر"

یعنی سعد اللہ لدھیانوی ابتر رہے گا۔ یہ پیشگوئی خوب شائع کر دی گئی اس وقت وہ نوجوان ہی تھا اور اولاد کا کافی امکان تھا۔ اس کا ایک چودہ سالہ لڑکا موجود بھی تھا۔ لیکن جونہی خدا نے یہ فیصلہ صادر کر دیا تو فوراً اس کی اولاد بند ہو گئی۔ اور وہ اس پیشگوئی کے چودہ سال بعد تک زندہ رہا اور جنوری ۱۹۰۷ء کو اس پیشگوئی کو پورا کرتا ہوا مر گیا۔ اور اس طویل عرصہ میں اس کے ہاں قطعاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا!!

اس وقت بعض لوگوں نے کہا کہ وہ تو ابتر نہیں کیونکہ اس کا ایک لڑکا موجود ہے۔ اور ساتھ ہی اس لڑکے کی شادی کی تیاری شروع ہو گئی حضورؑ نے فرمایا کہ یہ لڑکا تو پیشگوئی سے قبل کا ہے۔ ہاں اگر اس لڑکے کے ہاں اولاد ہوئی تب واقعی پیشگوئی جھوٹی نکلے گی۔ چنانچہ اس لڑکے کے ہاں بھی باوجود دو دفعہ محض اولاد کی خاطر شادی کرنے کے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا پس یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی خالق ہستی ہے کہ جب وہ چاہتی ہے کہ پیدا نہ کرے تو ساری تدابیر باطل ہو جاتی ہیں۔ اور جب چاہے کہ پیدا کرے تو پھر کوئی اس میں روک نہیں بن سکتا۔

پس جبکہ نقلی دلائل خدا تعالیٰ کی ہستی پر موجود ہیں۔

اور عقلی دلائل بھی موجود ہیں۔

اور مشاہدہ بھی موجود ہے۔

تو پھر اس بات میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ خدا کی ہستی برحق ہے ✦

اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم آج بھی دنیا کی رہنمائی کے قابل بن سکتے ہیں

سعودی عرب کی فوجی اکاڈمی میں صدر ایوب خاں کی تقریر

ریاض ۳ نومبر- کل رات صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے شاہ سعود اور امیر فیصل وزیر اعظم کو پاکستان کے سب سے بڑے اعزازات عطا کئے۔ انہوں نے شاہ سعود کو "نشانِ پاکستان" اور امیر فیصل کو "امتیازِ پاکستان" عطا کیا۔ صدر کی طرف سے جو تحائف پیش کئے گئے ان میں قرآن کریم کا ایک نسخہ۔ کشمیری شالیں اور عود دلکڑی بھی شامل ہے۔ جسے عرب بہت پسند کرتے ہیں

صدر ایوب نے اعزازات عطا کرتے وقت ان خدمات کو سراہا جو شاہ سعود اور امیر فیصل نے اسلام کے لئے انجام دی ہیں آپ نے کہا انہوں نے اپنی اسلامی خدمات کی وجہ سے پاکستان کے عوام کے دل میں گھر کر لیا ہے۔

شاہ کی طرف سے پاکستان سے خیر سگالی کے اظہار کے لئے صدر ایوب کو عرب تلوار کا تحفہ پیش کیا گیا جس کے قبضے میں ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک طلائی نیام۔ اور ایک بندوق بھی پیش کی گئی۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے لکھا ہے کہ اعزازات عطا کرنے کی تقریب اور اس کے بعد شاہی دعوت میں بڑی شان و شوکت کا اظہار کیا گیا۔

شاہی قصر بوقلموں روشنیوں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ لہلہاتے پودوں۔ پھولوں اور درختوں میں گھرے ہوئے فواروں اور حوضوں پر پڑنے والی رنگا رنگ روشنی طلسمات کا منظر پیش کر رہی تھی ہال دیدہ زیب رنگوں سے منقش قالینوں اور جھاڑ فانوس سے آراستہ تھا اور شہزادے سفارتی نمائندے۔ کابینہ کے ممبر اور قبائلی سردار اپنے خاص ملبوسات کی وجہ سے اس کی زیب و زینت میں اضافہ کر رہے تھے۔

ڈنر کے بعد آتش بازی کی گئی

کل شام صدر پاکستان نے شاہ عبدالعزیز ملٹری اکاڈیمی کا معائنہ کیا تھا۔ آپ نے اس موقعہ پر افسروں اور کیڈٹوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا سعودی عرب کے عوام نے میرے استقبال کے وقت جس محبت کا فقید المثال مظاہرہ کیا ہے میرے دل پر اس کا گہرا اثر ہوا ہے۔ پاکستانی عوام کے دلوں میں بھی سعودی عرب کے عوام کے لئے ایسی ہی محبت موجود ہے اور ظاہر ہے دونوں اسلامی ملکوں کے عوام میں ایسے ہی محبت بھرے جذبات موجود ہونے چاہئیں۔ آپ نے کہا ماضی میں اگر مسلمان ترقی کے معراج پر پہنچے تھے تو اس کی وجہ اسلام کا پیغام تھا۔ اگر عصر حاضر کے مسلمان اپنی عظمت رفتہ حاصل کرنے کے متمنی ہوں تو اس کا واحد ذریعہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ اگر آج بھی مسلمان اسلام کے پابند ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ آج بھی دنیا کی رہنمائی کرنے کے قابل نہ بنیں۔ آپ نے کہا کیڈٹوں کا مستقبل اسی صورت میں روشن ہو سکتا ہے کہ وہ شاہ اور ملک کی خدمت کا بیڑہ اٹھائیں۔ اس سے پیشتر اکاڈیمی کمانڈنٹ نے صدر پاکستان کو سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا نام نامی بہت بڑے فوجی لیڈر پاکستان کے معمار اور عظیم مسلم سیاستدان کی حیثیت سے زبان زد خلائق ہے۔ یقیناً انہوں نے اپنی بیش بہا خدمات کی وجہ سے پاکستان کے عوام کے دلوں کو موہ لیا ہے۔ کمانڈنٹ نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے درخواست کی کہ وہ اس ملٹری اکاڈیمی کی تعمیر میں رہنمائی کریں۔

چاٹگام کے ساحل پر طوفان کی تباہ کاری

(بقیہ صفحہ اوّل)

چھوٹے جزیروں کے مصیبت زدہ باشندوں کے لئے پکا پکایا کھانا اور چاول ہوائی جہازوں کے ذریعے گرایا جائے۔ کیونکہ خشکی کے راستے ان جزیروں تک پہنچنا مشکل ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ضلع باریسال کے متاثرہ علاقوں کیلئے کمی فی الفور اشیاء خوردنی کا بندوبست کیا جائے جنرل اعظم خان نے چٹاگانگ میں سرکاری افسروں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا چٹاگانگ میں پانچ دن کے اندر اندر ساری مواصلات بحال ہو جانی چاہئیں۔ آپ نے کہا میں نے کمشنر چٹاگانگ کو پانچ لاکھ روپے دیئے ہیں تاکہ ساحلی علاقوں میں بیس ہزار کچے مکانات تعمیر کرنے کے لئے فی الفور انتظام کیا جائے۔ آپ نے کہا سمندری ریلے کی وجہ سے متاثرہ علاقوں کے کنوئیں مٹی یا سمندری پانی سے بھر گئے ہیں لہذا پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے پائپ بچھانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جنرل اعظم خان نے متاثرہ علاقوں کے عوام کے حوصلے اور ہمت کی تعریف کی اور کہا کہ وہ اللہ کے خاص بندے ہیں جنہوں نے اتنے مشکل حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری۔ آپ نے شعبہ مفاد عامہ کے افسروں کو تلقین کی کہ مکانات کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلد بجلی بحال کریں اس موقع پر گورنر کو بتایا گیا کہ ڈھاکہ اور چٹاگانگ کے درمیان ٹیلیفون سروس اور ٹرین سروس بحال ہو چکی ہے جلد ہی ٹیلی گراف سروس بھی بحال ہو جائیگی کل صبح گورنر نے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ ساحلی علاقوں پر پرواز کی جس میں جزیرہ سینڈ ویپ بھی شامل ہے تیسرے پہر آپ ہیلی کاپٹر کے ذریعہ جزیرہ ہتیا گئے۔